

مولانا مفتی عبدالستین *

مسائل حج عمرہ و حرمین

مسئلہ: (۱) اگر عورت اپنا چہرہ حالت احرام میں چھپالے، اور کپڑا منہ پر ڈال لے، تو اگر ایک دن یا ایک رات اسی حالت میں رہے، تو اس پر دم واجب ہے، اور اگر ایک دن سے کم اس حالت میں رہے تو صدقہ واجب ہے، اور صدقہ کی مقدار نصف صاع گیہوں ہے، البتہ حج عمرہ میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔ (رد المحتار علی الدر المختار: ۳/۳۳۹، ۳۴۰، الباب فی شرع الکتاب: ۱/۱۷۶، البحر الرائق ۲/۶۲۲، معلم الحجاج: ص ۲۳۷)

مسئلہ: (۲) نماز جتازہ میں حرمین میں امام ایک ہی سلام پھیرتا ہے، تو خفی مقتدی بھی ایک ہی سلام پھیرے گا (الصحیح للبغاری: ۱/۱۹۵، الدر المختار مع رد المحتار: ۲/۱۴۵، ۱۴۶، فتاویٰ محمودیہ: ۶/۳۷۰)

مسئلہ: (۳) حاجی یا معتمر اگر حلق سے پہلے کے تمام ارکان سے فارغ ہو چکے ہوں، اور اب صرف حلق ہی باقی ہو، تو اس وقت ایک دوسرے کا حلق کر سکتے ہیں۔ (المناسک لملا علی قاری: ص: ۲۳۰، فعل فی الحلی والنقصیر، بحوالہ فتاویٰ محمودیہ: ۱۰/۳۴۶، احسن الفتاویٰ ۴/۵۲۲، فتاویٰ رحیمیہ: ۸/۹۹، مکمل ومنزل مسائل حج عمرہ: ص ۲۳۲، فتاویٰ الفقہ: ۲/۴۹۳، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۱۴۳)

مسئلہ: (۴) طواف وغیرہ میں دعاء زبانی پڑھنا اوّلیٰ ہے، کیوں کہ کتاب میں دیکھ کر پڑھنا خشوع میں مخل ہے، اور دعاء میں اصل خشوع مقصود ہے، اسی لیے امام محمد حج میں دعاؤں کو متعین کرنے کے قائل نہیں ہیں، کیوں کہ تعین سے رقبہ قلب ختم ہو جاتی ہے۔ (التفسیر المنیر: ۴/۶۰۶، مجمع الانہر: ۱/۳۹۹)

مسئلہ: (۵) حال احرام میں عورت اپنے سر پر کوئی چھبھا (بیٹ، ٹوپ) سالگا لے، اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈال لے کہ پردہ ہو جائے، مگر کپڑا چہرہ کو نہ لگنے پائے، یا پھر عورت اپنے ہاتھ میں پٹکھا وغیرہ رکھے، جہاں کہیں مردوں کا سامنا ہو، اسے چہرے کے آگے کر لیا کرے۔ (اعلاء السنن: ۵/۵۴، رد المحتار علی الدر المختار: ۱/۱۶۹، الفقه علی المذاهب الاربعہ: ۱/۴۹۷)

مسئلہ: (۶) اگر کوئی شخص بحالیہ احرام مکمل بند چل پھن لے، جو کہ قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپالے، تو گنہگار ہوگا، اگر ایسا جوتا، موزہ یا چپل ایک دن یا ایک رات پہنے رہا، تو اس پر دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم وقت تک پہنے رہا تو صدقہ الفطر کے بقدر صدقہ واجب ہے۔

(اللباب فی شرح الکتاب: ۱/۱۶۷، تنویر الأبصار مع الدر والرد: ۳/۳۴۱/۳۴۲، خلاصۃ

الفتاوی: ۱/۲۸۰، احسن الفتاوی: ۴/۵۳۱، مسائل حج و عمرہ: ص ۲۱۰)

مسئلہ: (۷) ضرورۃً مسجد حرام میں سونا درست ہے کیوں کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مسجد نبوی میں سوتے تھے، اور تعظیم کے لحاظ سے مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں یکساں ہیں، البتہ سوتے ہوئے اس کی تعظیم اور ادب ملحوظ رہے، اور بلا ضرورت مسجد میں نہ سوتے کیوں کہ یہ مکروہ ہے۔ (الصحيح للبخاري: ۱/۶۳، روح المعانی: ۱۰/۲۰۹، فتح الباری: ۱/۶۷۳، فیض الباری: ۲/۵۵۳)

مسئلہ: (۸) حرمین میں بیٹھ کر نبوی باتیں کرنا درست نہیں، چون کہ حرمین مسجد کے حکم میں ہیں، لہذا وہ تمام وعیدیں جو مسجد میں بیٹھ کر نبوی باتیں کرنے کے بارے میں وارد ہیں وہ سب حرمین میں بیٹھ کر نبوی باتیں کرنے پر بھی لائق ہوں گی، اور حرمین میں باتیں کرنے والے پر زیادہ گناہ ہوگا، اس لیے کہ جس طرح حرمین میں اعمال کا درجہ بڑھ جاتا ہے، اسی طرح سیئات کا گناہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ (سورة الحج: ۲۵، مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۷۱، رد المحتار: ۲/۳۷۸، روح المعانی: ۱۰/۲۰۹، معلم الحجاج: ص ۶۳)

مسئلہ: (۹) حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے، اور دوسروں کو تکلیف دینا حرام ہے، اس لیے بوسہ دینے کے لیے دھکے کھانے کے داخل ہونا فضائل حرام ہے۔ (بدائع الصنائع: ۲/۳۴۰، دار الکتاب دیوبند، قواعد الفقہ: ص ۸۱، احسن الفتاوی: ۴/۵۷۶)

مسئلہ: (۱۰) حرم کی بجلی حرم کے لیے وقف ہے، لہذا کسی ایسے کام میں اس کا استعمال کرنا جائز نہیں جو مصالح حرم میں داخل نہ ہو، لہذا حرم میں موبائل چار چنگ کرنا جائز نہیں۔ (۱)

(البحر الرائق: ۵/۴۲۰، دار الکتاب دیوبند، الفتاوی الہندیہ: ۱/۶۶۲، المكتبة زكريا، جامع الفتاوی: ۹/۱۴۱، احسن الفتاوی: ۶/۴۵۰، فتاوی محمودیہ: ۱۴/۶۴۷)

مسئلہ: (۱۱) جو شخص عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لیے دو چار جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوائے، اور وہ چوتھائی سر کی مقدار کو نہیں کٹچے ہیں، تو وہ اپنے احرام سے اس وقت تک حلال نہیں ہوگا، جب تک کم از کم چوتھائی سر کے برابر مقدار اٹملا (پور) بال نہ کٹائے گا، اس درمیان جتنے بھی منوعات احرام کا ارتکاب کرے گا، اس اعتبار سے دم، صدقہ، یا جزام لازم ہوگی۔ (رد المحتار: ۳/۴۷۵، دار الکتاب، کتاب المبسوط: ۴/۷۹، دار الکتاب العلمیہ بیروت، رد المحتار: ۳/۴۷۵، دار الکتاب، فتاوی محمودیہ: ۱۰/۳۴۳، فاروقیہ، فتاوی رحیمیہ: ۸/۸۶، دار الکتاب، عمدة الفقہ: ۴/۲۳۸)

مسئلہ: (۱۲) مسجد حرام میں افطار کے لیے ماہ رمضان میں جو کچھ تقسیم کی جاتی ہے، وہ بہ نیت عطیہ، بہ صدقہ یا

ہر دی جاتی ہے، اس کا لینے والا شخص مالک بن جاتا ہے، اس لیے کہ اس کو مکمل طور پر تصرف کا اختیار حاصل ہوگا، خواہ وہ کمرہ پر لے جائے، یا کسی اور کو دیدے۔ (الموسوعة الفقهية: ۳۳۳/۲۶، البحر الرائق: ۷/۳۸۳، کتاب الميسوط: ۶۹/۱۲، الموسوعة الفقهية: ۳۳۳/۳۱/۳۹، فتاویٰ محمودیہ: ۳۸۵/۱۶)

مسئلہ: (۱۳) حرم کے سامنے کھڑے ہو کر تصویر کشی کرنا جس میں جانداروں کی تصویریں بھی لی جائیں جائز نہیں، حرام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر کشی کرنے والوں کے بارے میں سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں، نیز اس سے حرمت اللہ کی توہین لازم آتی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حرمت اللہ کی تقسیم کا حکم دیا ہے۔ (الموسوعة الفقهية: ۱۰۲/۱۲، تصویر، الصحيح للبخاری: ۸۸۰/۲، تفسیر ابن کثیر: ۵۴۱/۲، سورة الحج: ۳۰، فتاویٰ رحمہ: ۱۳۳/۸)

مسئلہ: (۱۴) عورت کا چہرہ ستر میں داخل ہے، البتہ حلیہ احرام میں عورت کے لیے چہرہ کو ڈھکنے جائز نہیں ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ احرام کی حالت میں عورت کو پردہ کی چھوٹ ہوگئی، بلکہ جہاں تک ہونے کے پردہ ضروری ہے، یا تو سر پر چھجا (ہیٹ، ٹوپ) سالگا لے، اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈالے کہ پردہ ہو جائے، اور چہرہ چھپ جائے، یا عورت اپنے ہاتھ میں پٹکھا وغیرہ رکھے، اور جہاں کہیں مردوں کا سامنا ہو، اسے چہرہ کے آگے کر لیا کرے، جہاں تک ہونے کے پردے کا پورا اہتمام کرے، اور جو بس سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمائیں گے۔

(سورة الأحزاب: ۵۹، التفسیر المنیر: ۴۳۱/۱۱، اعلاء السنن: ۵۳/۵، اعلاء السنن: ۵۴/۵، سورة البقرة: ۲۷۶)

مسئلہ: (۱۵) اگر حج گروپ والے کھانے پینے اور رہائش کے اس معیار میں کو تاہی ولا پرواہی کرتے ہیں، جس کا انہوں نے پیسہ وصول کیا ہے تو اچھے انداز میں ان سے حق طلب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، البتہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو لیکر نہ کوئی فحش بات جائز ہے، اور نہ کسی قسم کا نزاع و تکرار زیبا ہے، بلکہ اپنا زیادہ وقت نیک کاموں میں لگائے۔

(فتح الباری: ۲۷۹/۵، سورة البقرة: ۱۹۶، التفسیر المنیر: ۱۹۶/۲، ترمذی شریف: ۱۹۱۲، اعداد الحاج: ۱۹۵/۱)

مسئلہ: (۱۶) کتابی کا ذبیحہ دو شرطوں کے ساتھ حلال ہے، ایک یہ کہ وہ اصلی کتابی ہو، یعنی مرتد نہ ہو، اور دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کے وقت اللہ کے سوا کسی کا نام نہ لیوے، لیکن ہمارے زمانے میں اکثر نصاریٰ (عیسائی) بدائے نام ہیں، ایسے لوگوں کا حکم نصاریٰ (اہل کتاب) کا سنا نہیں ہے، اس لیے گوشت کے بارے میں جب تک اس بات کا پورا اطمینان نہ ہو کہ یہ مسلمان یا اصلی کتابی کا ذبیحہ ہے، اور اس نے ذبح کے وقت اللہ کے سوا کا نام نہیں لیا، احتیاطاً اس کا کھانا درست نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح: ۲۴۱، باب الکسب و طلب الحلال، بیان القرآن: ۷/۳،

تفسیر المظہری: ۱۷۰/۳، آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲۰۵/۴، فتاویٰ رحمیہ: ۷۰/۱۰)

مسئلہ: (۱۷) خوشبودار چیز کا استعمال دو حال سے خالی نہیں، یا تو وہ پکائے جانے والے کھانے میں ملا کر استعمال کی جاتی ہوگی یا اس کے بغیر استعمال کی جاتی ہوگی، اگر پکائے جانے والے کھانے میں ملا کر استعمال ہو تو وہ غالب ہو یا مغلوب، دم لازم نہیں آئے گا، اور اگر اس کے غالب ہونے کی

صورت میں دم لازم آئے گا، مغلوب ہونے کی صورت میں نہیں، البتہ حالت احرام میں پان و تبا کو کے استعمال سے اجتناب کرے، کیونکہ اس کا استعمال بہر حال کراہت سے خالی نہیں۔ (رد المحتار علی الدر المختار: ۵۱۰/۳۱، باب الحنایات، الفتاویٰ الہندیہ: ۲۴۱/۱، الباب الثامن فی الحنایات، فتاویٰ حقانیہ: ۲۷۲/۴، امداد الفتاویٰ: ۱۶۱/۲، فتاویٰ رحیمیہ: ۱۰۴/۸)

مسئلہ: (۱۸) حرمین میں، راستہ وغیرہ میں اس طرح نماز ادا کرنا جس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہو مکروہ ہے۔ (رد المحتار: ۳۴۴/۲، الفتاویٰ القاتار خانیہ: ۳۵۶/۱، حاشیہ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ص ۳۵۶، الفقہ الاسلامی وادلتہ: ۹۴۷/۲)

مسئلہ: (۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات مکروہہ میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا، اس وجہ سے دو گانہ طواف کو اوقات مکروہہ میں نہیں پڑھ سکتے ہیں، اس کے لیے وقت مباح کا ہونا ضروری ہے، اگر حجاج اور معتمرین فجر اور عصر کے بعد طواف کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، البتہ دو گانہ طواف کیلئے وقت مکروہہ کے نکل جانے کا انتظار کریں، جب وقت مکروہہ نکل جائے تب دو گانہ طواف ادا کر لیں، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا یہی عمل تھا۔ (الصحيح للبخاری: ۸۲/۱، باب الصلوة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، البحر الرائق: ۵۸۰/۲، بدائع الصنائع: ۳۳۸/۲، کتاب الفتاویٰ: ۴۵/۴، الفتاویٰ الہندیہ: ۲۲۶/۱، فتاویٰ قاضیخان: ۱۴۳/۱، الصحيح للبخاری: ۲۲۰/۱)

مسئلہ: (۲۰) دو گانہ طواف واجب ہے، اگر حجاج اور معتمرین دو گانہ طواف بھول کر گھر آجائیں تو گھر پر ادا کر لینے سے ادا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خان: ۱۳۹/۱، بدائع الصنائع: ۳۳۳/۲، ہدایہ: ۲۴۲/۱، البحر الرائق: ۵۸۰/۲، فتاویٰ قاضیخان: ۱۳۹/۱، رد المحتار علی الدر المختار: ۴۱۸/۳)

مسئلہ: (۲۱) رکن یمانی کا استلام مستحب ہے، رکن یمانی کو بوسہ نہیں لیا جائے گا صرف استلام پر اکتفا کیا جائے گا، اگر حجاج یا معتمرین استلام نہ کر پائیں، تو ہاتھ سے اشارہ نہیں کریں گے۔ (الفتاویٰ القاتار خانیہ: ۱۵۷/۲، بدائع الصنائع: ۳۳۳/۲، فتاویٰ قاضیخان: ۱۳۹/۱، ہدایہ: ۲۴۲/۱، الفتاویٰ الہندیہ: ۲۲۶/۱، البحر الرائق: ۵۷۹/۲، بدائع الصنائع: ۳۳۳/۲، الفتاویٰ القاتار خانیہ: ۱۵۷/۲، رد المحتار علی الدر المختار: ۴۵۳/۳، البحر الرائق: ۵۷۹/۲، رد المحتار علی الدر المختار: ۴۵۳/۳، مطلب فی طواف القدوم)

مسئلہ: (۲۲) اگر از دحام یا دوسروں کو تکلیف پہنچنے کے اندیشے سے تقبیل حجر اسود نہ کر سکے، تو دور سے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر دے، (اس طور پر کہ باطن کف حجر اسود کی طرف ہو، اور ظاہر کف چہرے کی طرف ہو) اور اپنی ہتھیلی کو بوسہ لے، حجر اسود کا استلام کرنا سنت ہے۔ (رد المحتار علی الدر المختار: ۴۴۷/۳، معلم الحجاج: ص ۱۳۲، فتاویٰ قاضی خان: ۱۳۲/۲، بدائع الصنائع: ۳۳۲/۲، رد المحتار

علی الدر المختار: ۳/ ۴۴۷، ہدایہ: ۱/ ۲۴۱)

مسئلہ: (۲۳) حج کے موسم میں خرید و فروخت جائز ہے، اگر حجاج اور محترمین حرمین سے اس لیے خریدی کرتے ہیں کہ حرمین مسجد نبیؐ ہے، اور یہاں کے لوگ حرمین کی طرف منسوب ہیں، اس لیے ان کا فائدہ ہو جائے، اس نسبت کا خیال کرتے ہوئے خریدی کرتے ہوں، تو امید ہے کہ اللہ رب العزت اس نسبت کے احترام میں انہیں ثواب عطا فرمائے گا، لیکن اتنی بات یاد رہے کہ اسراف کا حکم ہر جگہ یکساں ہے، بلکہ حرم میں معصیت، گناہ کے اعتبار سے اور بڑھ جاتی ہے، اس لیے اسراف سے بچنا چاہیے۔ (المصباح للبغاری: ۱/ ۲۳۸، باب التجارة في أيام الموسم، ۱/ ۵۴۳ باب مبعث النبي، ۲/ ۱، باب بدو الوحي، الأشباه والنظائر: ص ۱۱۳، روح المعاني ۱۰/ ۲۰۹، سورة الأنعام: ۱۴۱)

مسئلہ: (۲۴) اگر طواف کے دوران کسی وجہ (بھینٹ، ایذا) سے حجر اسود کو بوسہ نہ دے سکا، تو طواف ہو جائے گا، اس لیے کہ بوسہ دینا سنت ہے، اگر تقبیل پر قادر نہ ہو تو استلام بالید کرے، اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو کسی اور شیء سے استلام کرے اور اس کو بوسہ دے، اگر کوئی چیز نہ ہو تو ہتھیلی سے اشارہ کرے اور اس کو بوسہ دے۔

(فتح الباری: ۲/ ۵۸۲، الدر مختار: ۱/ ۱۶۵، الموسوعة الفقهية: ۱۳/ ۱۲۹)

مسئلہ: (۲۵) اگر حرم میں نماز کے دوران عورت، مرد کے محاذات میں آکر کھڑی ہو جائے (عورت مرد کے دائیں یا بائیں متصل یا آگے کھڑی ہو جائے) اور دونوں ایک ہی نماز میں شریک ہوں، تو مرد کی نماز فاسد ہو جائیگی، بشرطیکہ امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، لہذا مرد نماز کو از سر نو ادا کرے، اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کی ہو تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

”چنانچہ عرصہ ہوا، امام حرم سے دریافت کیا گیا تھا تو انہوں نے بتایا تھا کہ ہم عورت کی امامت کی نیت نہیں کرتے ہیں، لہذا اگر آج بھی یہی صورت ہو یعنی امام حرم عورت کی امامت کی نیت نہ کرتے ہوں تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، جب فاسد نہیں ہوگی تو مرد مصلیٰ از سر نو نماز ادا نہیں کرے گا، بلکہ اسی حالت میں نماز کو پوری کر لے گا۔

(المعجم الكبير للطبراني: ۹/ ۲۹۵، رقم الحديث: ۹۴۸۴، بدائع الصنائع: ۱/ ۵۴۸، محاذاة المرأة، تنوير الابصار مع الدر والرد المختار: ۲/ ۲۷۱، فتاویٰ محمودیہ: ۶/ ۵۹۸)

مسئلہ: (۲۶) کسی کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے لیتا، اور استعمال کرتا، شرعاً ناجائز اور حرام ہے، جبکہ حاکم الحرام میں تو خصوصاً فسق و فجور سے احتراز لازم اور ضروری ہے، اس لئے مسجد حرام میں چپل وغیرہ کوئی بھی سامان جو اپنی ملکیت میں نہ ہو، اسکو اٹھانے اور استعمال کرنے سے بچنا لازمی ہے، مگرچہ بعض مفتیان کہتے ہیں کہ حرم شریف میں جوتوں کی تبدیلی کے بابت یہ تفصیل لکھی ہے کہ جن چپلوں کے بارے میں یہ خیال ہو کہ مالک ان کو تلاش کرے گا، ان کو نہ پہنے، اور جن چپلوں کو اس خیال سے چھوڑ دیا گیا ہو کہ کوئی ان کو کوہنہ لے، ان کو پہننا جائز ہے، مگر اس پر یہ اشکال وارد ہوتا

ہے کہ یہ کیسے معلوم ہوگا کہ ان چپلوں کو اس خیال سے چھوڑ دیا گیا کہ کوئی ان کو پھین لے، کیوں کہ اس خیال کا تعلق صاحب خیال سے ہے، اور وہ معلوم نہیں ہے، کہ اس سے دریافت کیا جاسکے، اور جب یہ معلوم نہیں ہو سکتا تو عدم جواز کا قول ہی بہتر اور مبنی براہِ احتیاط ہے۔ (معارف القرآن: ۳۸۸/۲، سورۃ النساء: ۴، معارف القرآن: ۴۸۳/۱،

سورۃ البقرۃ: ۱۹۸، الصحيح للبخاری: ۳۲۱/۱، السنن لأبی داؤد: ص ۶۹۹، کتاب الادب)

مسئلہ: (۲۷) برکت کیلئے زمزم میں نہانا اور بھیگنا جائز ہے جبکہ اس سے نجاست کے زائل کرنے کا قصد نہ کیا جائے۔ (الصحيح للبخاری: ۲۲۱/۱، کتاب المناسک، باب ما جاء فی زمزم، رد المحتار: ۴۸۳/۳، حاشیہ

الطحطاوی: ۲۲/۱، کتاب الطہارۃ، فتاویٰ رحیمیہ: ۱۳۵/۸، فتاویٰ محمودیہ: ۱۳۳/۵، باب المیاء)

مسئلہ: (۲۸) بحالتِ نماز ضرورتاً تین قدم کی مقدار چلنے کی اجازت ہے، بشرطیکہ تسلسل کے ساتھ نہ ہو، بلکہ ایک قدم چل کر ایک رکن کی مقدار ٹھہر جائے، پھر ایک قدم چل کر، ایک رکن کی مقدار ٹھہر جائے، پھر چلے اور ٹھہر جائے، اس طرح چل کر اگلی صف کی خالی جگہ پر کمر نادرست ہے۔ (بدائع الصالح: ۵۱۲/۱، دار الکتاب، درالمختار: ۳۳۵/۲، دار لکتاب، فتاویٰ قاضی خان: ۶۶/۱، حقائقہ، فتاویٰ محمودیہ: ۶/۶، ۶۰۰، غاروقیہ کراچی، فتاویٰ دارالعلوم: ۵۶/۳، دارالعلوم)

مسئلہ: (۲۹) مسجد حرام میں پانی پینے کیلئے جو پلاسٹک کے گلاس رکھے جاتے ہیں اگر وہ مسجد کیلئے وقف ہیں، تو اس کو اپنے کمرے میں لانا جائز نہیں ہے، کیوں کہ واقف اس پر راضی نہیں ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان: ۲۹۸/۳، کتاب الوقف، فتاویٰ محمودیہ: ۶۲۳/۱۳، البحر الرائق: ۴۲۷/۵، الدر المختار مع رد المحتار: ۵۰۸/۶، کتاب الوقف)



بقیہ صفحہ ۵۲ سے (افغان قوم کی آزادی قریب تر ہے) یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ افغان قوم افغانستان میں جاری نئے عظیم کھیل (New Great Game) میں شریک قوتیں جن میں پڑوسی ممالک اور خصوصاً خطے کے ممالک شامل ہیں کی سازشی کاروائیوں کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیگی۔ افغان قوم بیسویں صدی میں ان سازشی کاروائیوں کا شکار بنی تھی اور اب وہ اپنے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کے مطابق اسلامی نظریہ پر قائم رہتے ہوئے امن و آشتی سے رہنا چاہتے ہیں اور یہی افغان قوم کا نظریہ حیات بھی ہے۔ _____ افغانی اپنی سرحدوں کو وسعت دینے کے خواہاں نہیں ہیں لیکن وہ اپنے قومی وقار اور ملی غیرت کا ہر حال میں دفاع کرنا جانتے ہیں۔ قیام امن کی خاطر کئے جانے والے مذاکرات سے وہ خوفزدہ نہیں ہیں لیکن انہیں خوف یا دباؤ میں لا کر مذاکرات پر آمادہ نہیں کیا جاسکتا جیسا کہ امریکی کی طمساتی شخصیت کے حامل صدر جان ایف کینیڈی نے اپنے معروف افتتاحی خطاب میں کہا تھا: ”بار بار دھوکہ اور فریب کھانے کے بعد کسی کو حقیقت اور سچائی کی تہ تک پہنچنے سے نہیں روکا جاسکتا۔“ اس ضمن میں جارج اورل نے بجا کہا ہے کہ: ”عالمی فریب اور دھوکہ کے دور میں سچ کہنا انقلابی قدم ہے۔“ یہی وہ راستہ ہے جس پر افغان قوم گامزن ہے۔